یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کو روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

اہلحدیث

Registered No. L 262

مقام اشاعت

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ عـہ
والیان ریاست سے ” ” ـــہ
روسا و جاگیرداراں سے ہـہ
عام خریداروں سے
مالک غیر سے
ادنیٰ ملازموں سے چہ ـــہ

اجرت اشتہار

بذریعہ خط و کتابت
جملہ خط و کتابت و ارسال زر
مالک اہلحدیث پریس امرتسر
سے ہوا کرے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت ہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) بیرنگ خط وغیرہ واپس ہونگے۔
(۳) ...
بشرط پسند سفت شایع ہوا کرینگے

نمبر ۳۹	مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء یوم الجمعہ	جلد ۳

مفت رسالہ الجماع

مصنفہ جناب ڈاکٹر لالہ نند صاحب پروپرائیٹر و سپرنٹنڈنٹ کارخانہ جات اول مڈیکل ہال

ناظرین یہ وہ رسالہ ہے کہ جسکا مطالعہ کرکے انسان کے فوراً آنسو ٹپک پڑتے ہیں۔ اور بیساختہ یہ کلمہ زبان سے نکلتا ہے کہ ہائے میں مارا گیا اور آئندہ کیلئے بچگیا اب ایسے کام نکرونگا۔ واقعی ایسی نادر کتاب آپ کے مطالعہ سے نہ گذری ہوگی۔

(نوٹ) راجاؤں رئیسوں عالموں فاضلوں اور عوام کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس اشتہار کے پڑھتے ہی وہ لوگ مطلع کرکے اور انکو دریافت کرکے کہ اتنے آدمیوں کو کتنے رسالہ درکار ہیں فوراً جناب جنرل مینیجر صاحب اول مڈیکل ہال جگادہری ضلع انبالہ کو بذریعہ کارڈ اطلاع دیدیں۔ آپ کی تحریر کے موجب اتنے ہی رسالہ آپکی خدمت میں بغیر قیمت بلا ٹکٹ ہی کارخانہ کی طرف سے چسپاں کرکے فوراً روانہ کردئیے جاوینگے۔ تاکہ آپ اُن سب لوگوں کو تقسیم کردیں لیکن اطلاع آنے میں دیر نہو کیونکہ یہ رسالہ چار ہزار کی تعداد میں روزمرہ مفت تقسیم ہورہا ہے۔

از سکرٹری کارخانہ جات اول مڈیکل ہال ہیڈ آفس جگادہری ضلع انبالہ

اہلحدیث حاجیوں سے روئے سخن

حدیث شریف میں جو آیا ہے السفر قطعۃ من السقر (سفر جہنم ہے) آجکل بھی باوجود آسانیوں کے اپنے مضمون کی صداقت رکھتا ہے۔ کوئی ایک مسلمان ترجیح جیسے مبارک سفر سے اسلئے محروم رہتے ہیں کہ سفر میں رفیق طریق نہیں ملتے یا وہاں پہونچکر تکلیف کا اندیشہ ہے۔ اہلحدیث کو تو خاصکر بعض وجوہ سے اور بھی تکلیف ناملائم ہوتی رہتی ہیں۔ اسلئے ہم نے تجویز کی ہے کہ امسال اور آئندہ ناظرین اہلحدیث میں سے جو صاحب حج کو جانا چاہیں وہ اپنا نام نامی مع پورے پتہ اور تاریخ روانگی کے بہت جلد دفتر ہذا میں بھیجیں اور اگر وہ خریدار ہیں تو نمبر خریداری بھی لکھیں۔ ایسے نام چھاپدئیے جاوینگے تو ناظرین اہلحدیث کو ایک دوسرے سے سفر میں یا عرب میں ملاقات کا موقع ملیگا۔ ممکن ہے آپس میں خط و کتابت کرکے تاریخ روانگی بھی مقرر کریں۔

ہماری طرف سے یہ بھی مشورہ ہے کہ جماعت اہلحدیث کے پختہ افراد جو مسئل بالحدیث کے پورے شائق ہیں اور عرب میں کسی مخالف کی شرارت سے ناواقف ہیں وہ اس بارے میں بذریعہ خط و کتابت ہمارے مکرم جناب مولانا شاہ محمد عین الحق صاحب ساکن پھلواری ڈاکخانہ گلشن گنج ضلع سارن سے ہدایات حاصل کریں۔ شاہ صاحب

اطلاع پچھلی دفعہ غلطی سے کئی خریداروں کے نام دو دو پرچے چلے گئے جسکی وجہ سے دفتر میں کوئی پرچہ زیادہ نہیں رہا جن صاحبان کے پاس دو دو پرچے پہونچے ہوں وہ مہربانی فرما کر ایک اپنے پاس رکھ لیویں۔ اور ایک پر دو پیسے کا ٹکٹ لگا کر دفتر اہلحدیث میں واپس بھیجدیں۔ تو باعث شکر گذاری ہوگا۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

ممدوح کو اس بارہ میں پورا تجربہ ہے کہ مخالفوں کے شر سے کس طرح محفوظ رہا جاتا ہے اور اگر کسی کو زیادہ ہی ضرورت ہو تو اہلحدیث کے سچے محب جناب ڈاکٹر محمد اشرف خاں صاحب ساکن علیگڈھ سے کہ شریعت کے سرکردگان کے تمام خطوط بھی لے سکتی ہیں ڈاکٹر صاحب اس خدمت کے لئے تیار ہیں۔ بس ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ آئندہ آپکا اختیار ہے بدست مختار۔

اہلحدیث اور اہل قرآن

اودھر آپ لڑے ہیں نہ ہم آئیں + تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں۔

بہت دنوں کی خاموشی کے بعد لاہور کی مجلس اہل قرآن نے پھر ایک اشتہار دیا ہے۔ جو بیہودہ خیال ہیں دیرآید درست آید کا مصداق ہوگا۔ الخ ما شاء اللہ اشتہار مذکور میں پانچ سوال ہیں۔ جنکے جوابات ہندوستان کے علاوہ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، ایران، نجف، بغداد، روم وغیرہ کے علماء سے بھی طلب کئے ہیں۔ مگر خیر یہ ہے کہ اشتہار اردو میں ہے۔ جو ان ممالک میں مروج ہی نہیں۔ ہاں اگر عربی زبان میں اشتہار ہوتا تو سمجھا جاتا کہ گو عربی زبان بھی بعض ممالک میں مروج نہیں مگر مذہبی زبان ہونے کی وجہ سے علماء تو سمجھ سکتے ہیں۔ ہمارے خیال میں انجمن اہل قرآن کی پہلی چال ہی نہ صرف غلط ہے بلکہ قرآن مجید کے بھی خلاف ہے جہاں ارشاد ہے وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ یعنی جو رسول آیا وہ قوم کی زبان پر آیا تاکہ لوگوں کو بیان کرکے سنا دے۔

افسوس! اہل قرآن کہلا کر قرآن کا خلاف کریں۔ خیر بہرحال آپ کے سوالات نمبروار حسب ذیل ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

سوال نمبر اول۔ جو اوراد و ادعیات کہ ہم جمل ارکان صلوٰۃ میں عمل میں ہیں منجملہ انکی جو جو علاوہ قرآن کریم ہیں۔ یعنی سبحانک اللھم الخ و سمع اللہ و التحیات الخ الطیبات وغیرہ وہ کل طبقات اہل الاسلام یعنی اہل سنت اور انکی شعبہ ہائے اندرونی احناف و شوافع و حنابل وغیرہ و اہل اعتزال و شیعہ و اہل حدیث کے نزدیک متفق علیہ ہیں یا مختلف فیہ۔ بصورت اختلاف وجہ تفریق تحریر فرمائیں اور احکام منع تفریق مندرجہ کلام مجید کی بابت عدم تعمیل کا خدشہ رفع کریں۔ مثلاً وَأَنَّ هَٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ ذَٰلِكُمْ وَصَّاكُم بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ترجمہ اور یہ راہ سیدھی ہے سو اسی پر چلو اور مت چلو کئی راہوں پر کہ پھٹ کر علیحدہ ہو جاؤ اس کی راہ سے۔ یہ بات ہے کہ نصیحت کرتا ہے تمکو ساتھ اسکے تاکہ تم بچو۔ نیز

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِندِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔

ترجمہ کیا نہیں سمجھتے قرآن کو اور اگر ہوتا نزدیک غیر خدا کے سے البتہ پاتے بیچ اسکے اختلاف بہت (پ ۵ ع ۸)

جواب نمبر ۱۔ اختلاف دو قسم پر ہے۔ ایک اختلاف تضاد دوسرا اختلاف انواع جو بسبب الزمان پیدا ہوتا ہے۔ اختلاف تضاد تو جمع نہیں ہو سکتا ہے اور قرآن میں ایسی اختلاف کی نفی کیگئی ہے۔ اختلاف انواع جمع ہو سکتا ہے۔ اسکی مثال یہ ہے کہ ایک ہی شخص بحکم قرآن فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ یعنی جسقدر آسانی سے قرآن پڑھ سکو پڑھ لیا کرو۔ صبح کی نماز میں کبھی سورۃ بقرہ پڑھ لیتا ہے کبھی سبح اسم کبھی انا انزلنا غرض جو کچھ اس سے بن پڑتا ہے بحسب الوقت کر لیتا ہے۔ اسکو اختلاف انواع کہتے ہیں اور اذکار نماز کے متعلق جو بعض فرقوں کا اختلاف ہے وہ یا تو انکی غلط فہمی اور غلط روایت پر مبنی ہے۔ یا اختلاف انواع ہے جو آپکی پیش کردہ آیت کے مخالف نہیں۔ کیونکہ آیت میں جس اختلاف کی قرآن کے متعلق نفی ہے وہ اختلاف تضاد ہے۔ بس آگے چلئے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

سوال دوم۔ ان اوراد و ادعیات کی سند بطور احاد ہے یا متواتر۔ اگر متواتر ہے تو ہمسر و مثل کلام مجید ہے یا کمتر۔ اگر احاد ہے تو مفید ظن ہے ان ہر دو صورتوں میں بجائے کلام کریم کے اوراد غیر قرآنی کو اختیار کرنا بطور ترجیح بلا مرجح کس وجہ سے ہے۔

جواب دوم۔ کچھ شک نہیں کہ اوراد مروجہ متواتر نہیں لیکن آپکا فرمانا کہ بجائے کلام کریم کے عجیب مغالطہ ہے۔ اس سوال لکھنے سے پہلے آپکا فرض تھا کہ وہ اوراد جو کلام کریم میں آئے ہیں بتاتے۔ پھر سوال پوچھتے۔ سنئے! کلام کریم میں جتنے اوراد آئے ہیں وہ بجائے خود پڑھے جاتے ہیں۔ انکی بجائے کسی کو ترجیح نہیں دیگئی۔ آگے چلئے۔

سوال سوم۔ اگر سلسلہ روایات و طرق صحت مفروضہ اہلحدیث یہ ثقافت پایہ ثبوت کو پہنچ بھی جائیں تو انکی نسبت بمیزان قواعد مفروضہ کہ رجال وہم وغیرہ سے خالی نہیں ہے تو سائل کی تسکین کے لئے مفصل وجوہات تحریر کریں۔ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام الٰہی کی بجائے دیگر وظائف کس مصلحت سے ارشاد فرمائے اور آیت ذیل کے تعارض کو رفع کردیں۔ وَإِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ ۙ قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا ائْتِ بِقُرْآنٍ غَيْرِ هَٰذَا أَوْ بَدِّلْهُ ۚ قُلْ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أُبَدِّلَهُ مِن تِلْقَاءِ نَفْسِي ۖ إِنْ أَتَّبِعُ إِلَّا مَا يُوحَىٰ إِلَيَّ ۖ إِنِّي أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ترجمہ اور جب پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے آیتیں ہماری ظاہر کہتے ہیں وہ لوگ کہ نہیں امید رکھتے ملاقات ہماری کی۔ لے آ قرآن سوا اس کے یا بدل ڈال اسکو کہہ کہ نہیں قدرت واسطے میرے یہ کہ بدل ڈالوں میں اس کو طرف اپنی سے نہیں پیروی کرتا میں مگر اس چیز کی کہ وحی کیا گیا طرف میری تحقیق ڈرتا ہوں میں

دانت اور آنکھ کی قدر کرو
دنیا کی نعمتوں کے مزے اور جسم کی تروتازگی دانتوں سے ہے کوئی زمانہ تھا کہ جب کسی کے دانت گر گئے تو اسکی کوئی صورت بہتری کی نہ ہوتی تھی اور دانت بھی ٹیڑھے لگ سکتے کرم خوردہ کا علاج بھی ہو سکتا ہے۔ اگر ہماری ایجاد کردہ منجن کا استعمال ہوتا رہے تو دانت ہمیشہ کیلئے حملہ امراض سے محفوظ رہیں۔ نہ کیڑا لگے نہ کیڑا کھائے۔ نہ درد ہو۔ صاف شفاف رہیں یہ منجن خوشبودار اور خوش رنگ ہے۔ طبیعت میں فرحت آتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱ تین ڈبیہ کا بکس مع محصول جس صاحب نے دانت بنوانے ہوں بنوا سکتے ہیں۔ نرخ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتا ہے۔ نیز ہم خوبصورت مصنوعی آنکھ ولایت کی طرز پر لگا سکتے ہیں
شیخ خلیل الرحمان دندان ساز
چشم ساز امرتسر
کٹڑہ جیمل سنگھ

اگر نافرمانی کروں میں عذاب دن بڑے کے سے (پ۱۱ ع ۷)

جس حالت میں تبدیل قرآن کی ممانعت کیگئی اور عذاب یوم عظیم سے ظاہر فرمانے کا حکم صادر ہوا تو اس کے خلاف پیغمبر خدا سلام علیہ کی نسبت کس بنیاد پر تعلیم جدید غیر قرآنی کو تسلیم کیا جاتا ہے اور کیا اس سے حکم ذیل کے تعارض کا اندیشہ نہیں ہو سکتا وَاِنْ كَادُوْا لَيَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ لِتَفْتَرِيَ عَلَيْنَا غَيْرَهٗ وَاِذًا لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِيْلًا وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا اِذًا لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَيٰوةِ وَضِعْفَ الْمَمَاتِ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَيْنَا نَصِيْرًا ترجمہ اور تحقیق نزدیک تھے کہ فریب دیکر باز رکھیں تجھکو اس چیز سے کہ وحی کیا ہم نے طرف تیری تو کہ باندھ لیوے تو اوپر ہمارے سوا اس کے اور اسوقت البتہ پکڑتے تجھکو دوست اور اگر نہ ثابت رکھتے ہم تجھکو البتہ تحقیق نزدیک تھا تو جھک جاوے طرف ان کی کچھ اسوقت البتہ چکھاتے ہم تجھکو دگنا عذاب زندگانی دنیا کا اور دگنا عذاب موت کا پھر نہ پاتا تو واسطے اپنے اوپر ہمارے مددگار (پ۱۵ ع ۸)

جواب نمبر ۳ - جسقدر اوراد واذکار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمکو سکھائے ہیں وہ سب بموجب تعلیم قرآن کے سکھائے ہیں - افسوس آپ نے ہمارا رسالہ **دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن** جو آپکو بھیجا گیا تھا نہیں دیکھا - اگر دیکھا ہے تو دانستہ چشم پوشی کی ہے - آپکی پیش کردہ آیت کا مطلب ہے کہ مشرکین عرب توحید کی تعلیم پر ناک بھوں چڑھاتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ جسقدر مضمون توحید و مذمت شرک کو قرآن سے نکالکر اونکے جواب میں کہا گیا کہ میں اس بات پر قدرت نہیں رکھتا چنانچہ سورہ ص کی آیت میں اس آیت کی یوں تشریح ملتی ہے اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ يُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ - ترجمہ یعنی مشرکین عرب کہتے ہیں - کیا اس رسول نے سب معبودوں کو چھوڑ کر ایک ہی بنا دیا - یہ تو عجیب چیز ہے ؟ (یعنی قابل تسلیم نہیں) اور ایک جماعت انمیں سے چلی اور کہتی گئی کہ میاں چلو اپنے معبودوں پر جمے رہو - یہ (توحید) تو محض خام خیالی ہے - ہم نے یہ بات پہلے لوگوں میں نہیں سنی - یہ تو ایک گھڑی ہوئی بات ہے - پس آیت موصوفہ کا مطلب سمجھکر کون دانا کہہ سکتا ہے کہ اوراد مروجہ بین المسلمین اس آیت کے خلاف ہیں جبکہ اوراد مذکورہ خود متضمن و مثبت توحید اعلیٰ درجہ کے ہیں - یہ تو صرف آپ ہی کا حصہ ہے - آگے چلئے

سوال چہارم - علماء ملت کے نزدیک سوائے قیام اوراد قرآنی آیا مفسد صلوٰۃ سمجھے گئے ہیں جو قطعاً ان سے اعراض کیا گیا ہے - اگر مفسد ہیں تو سند پیش کریں -

جواب نمبر ۴ - اوراد قرآنی کہیں بھی مفسد صلوٰۃ نہیں - مگر قرآن اور اوراد قرآن میں فرق ہے - اوراد قرآنی سے اعراض نہیں کیا گیا بلکہ بحکم قرآنی موقع محل پر استعمال کئے گئے ہیں - غور سے سنئے ! لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی خدا کا رسول تمہارے لئے عمدہ نقشہ ہے "

پس اسوۂ حسنۃ سے جو جو محل اوراد قرآنی کا پایا جاویگا - اسی محل پر پڑھے جائینگے - ایسی تعمیل کو اعراض کہنا آپ ہی کا کام ہے - ؎

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا؟ + یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

آگے چلئے -

سوال پنجم - جو شخص تمام ارکان صلوٰۃ میں من اولہا الی آخرہا قرآن ہی قرآن پڑھے - قطع نظر اس کے کہ وہ صلوٰۃ مروجہ مشترکہ غیر قرآنی کو جائز یا ناجائز سمجھے اسکی نماز جائز ہے یا نہیں -

جواب نمبر ۵ - اگر کسی آیت میں ایسا کرنیکا حکم ہو - تو نماز اسکی صحیح ہے اور اگر اپنی طرح من گھڑت کھینچا تانی کریگا - تو نماز اسکی جائز نہ ہوگی - جبتک بحکم لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رسول یعنی اسوۂ حسنۃ کی نماز سے مطابقت نہ کریگا - نماز صحیح نہ ہوگی - آگے چلئے -

نوٹ - سائل کا منشا ہے کہ جواب صرف قرآن مجید سے دئیے جائیں جو کہ مقبول فرق جملہ اہل اسلام ہے اگر اقوال غیر یا احادیث مروجہ پیش ہونگی - تو ان کے متعلق خدشہ مندرجہ سوال نمبر ۳ کو باستدلال آیات قرآن کریم صاف کرنا لازم ہے بمعقول و مدلل جوابات کو رسالہ کی صورت میں شایع کردیا جائیگا - انشاء اللہ تعالیٰ -

جواب ہم نے آپ کے اس نوٹ پر عمل کیا - اب آپکا اختیار - اخیر میں آپکو شیخ سعدی مرحوم کا ایک شعر سنا کر ختم کرتے ہیں ؎

بپندار سعدی کہ راہ صفا + تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

عبد الرسول و غلام رسول

(از حسن میاں خلف الصدق جناب شاہ محمد سلیمان صاحب پھلواروی)

گذشتہ پرچہ اہلحدیث کے کسی نمبر میں ایک مضمون "ہندوستان کے ناموں" کے متعلق شائع ہوا ہے - اسمیں شک نہیں کہ ہندوستان میں اکثر مہمل اور واہیات خرافات نام رکھے جاتے ہیں اور اکثر ناموں کو بگاڑ دیا جاتا ہے اور بعض ایسے نام بھی ہوتے ہیں - جو کراہیت سے خالی نہیں ہوتے -

ahmadimuslim.de

مضمون نگار صاحب نے عبد الرسول و عبد النبی وغیرہ ناموں کو شرک و کفر بتایا ہے۔ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ بیشک ایسے ناموں سے احتیاط چاہیئے۔ اور ادنیٰ یہ ہے کہ کراہیت سے یہ خالی نہیں ہیں لیکن بالکل شرک کہہ دینا بھی عجیب طرح کی بات ہے بھلا اس میں شرک کیونکر ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ جب عبدیت کی نسبت کسی مخلوق کی طرف کیجاتی ہے تو یقیناً وہاں اور معنے مراد ہوتے ہیں۔ جو اس معنے سے جبکہ عبدیت خدا کی طرف منسوب ہوتی ہو الگ ہوتے ہیں۔ مثلاً عبد اللہ میں عبد سے مراد بندہ ہے۔ یہاں عبد عبودیت سے ہے اور عبودیت کے معنے میں ہے۔ اور عبد الرسول میں عبد بمعنی غلام اور خادم کے ہے یہاں ہرگز عبودیت کے معنے ملحوظ نہیں ہیں۔ اگر کہا جائے کہ گو معنے فرق ہے لیکن ظاہراً ایک ہے لہذا شرک ہو گیا۔ عجب تو بڑی مشکل ہوئی۔ فقہ وغیرہ کی کتابیں سب شرک سے مملو ٹھیریں کیونکہ انہیں امثال وغیرہ میں کہیں ای عبیدی ضربات فہو حر کہیں قول الرجل لعبدہ کذا کہیں ان قال عبدی کذا وامثال ذالک موجود ہے اور یہ الفاظ شرکیہ ہوئے اور اس بنا پر رب کا لفظ جو خدائے وحدہ لاشریک لہ کا نام ہے۔ اگر کسی دوسرے کیلئے مستعمل ہو تو فوراً شرک ہو جائیگا۔ رب المال شرک ہو گیا۔ لیکن لطف یہ ہے کہ اگر یہ شرک کہا جائے تو ایک ایسا شرک ہوگا جسکا مرتکب خود کلام اللہ میں خدا ہوا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں ان کے کیلئے رب کا لفظ مستعمل ہوا ہے۔ اَمَّآ اَحَدُکُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّہٗ خَمْرًا۔ رب خدا کو بھی کہا گیا اور رب مخلوق کو بھی۔ بس یہ بھی شرک ہو گیا۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

دوسرے ایسے نام (عبد الرسول) اگر شرک و کفر ہیں تو بڑے غضب کی بات ہے کہ شرک کا کلمہ اور کفر کا لفظ قصداً حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے نکالا۔ (معاذ اللہ) آپ کے دادا کا اصل نام شیبۃ الحمد تھا اور عبد المطلب مشہور تھا۔ حضرت بھی اسی لفظ کو اپنی زبان اقدس سے نکالتے تھے۔ فرمایا ؎

انا النبی لا کذب ٭ انا ابن عبد المطلب

اگر کہا جائے کہ یہ جاہلیت کا نام تھا۔ حضرت مجبوراً بولتے تھے تو میں عرض کرونگا کہ انکا اصل نام تو دوسرا موجود تھا۔ اگر یہ شرک تھا تو حضرت نے پھر کیوں اسکو زبان مبارک سے نکالا اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے کیوں نہ فرمایا کہ یہ شرک ہے عبد المطلب زبان سے نہ نکالو شیبۃ الحمد انکا اصل نام لو۔ کیونکہ شرکیہ الفاظ زبان سے نہیں نکالے جا سکتے۔ بس اسی تمام سے اس کے شرک ہونے کی حقیقت ظاہر ہو گئی۔

مگر ہاں ایک حدیث شریف میں مروی ہے کہ حضرت نے اس سے احتیاط کرنے کو فرمایا ہے اور ارشاد کیا کہ اپنی غلاموں اور لونڈیوں کو عبدی و امتی نہ کہا کرو۔ سب خدا کے بندی ہیں اور بلاشبہ کمال ادب و احتیاط کا یہی منشا ہے۔ اسلئے عبد الرسول و عبد النبی وغیرہا ناموں سے ضرور بچکو پرہیز کرنا اور احتیاط رکھنا چاہیئے نہ کہ اسقدر بھی ورنہ شرک۔

اب رہا غلام رسول و غلام احمد و غلام نبی وغیرہم۔ تو ان ناموں کو بھی نامہ نگار صاحب نے شرک و کفر ہی میں داخل کر کے دھر گھسیٹا ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ نام کیوں اور کس وجہ سے اور کس طرح شرک ہو گئے یہ بھی افراط و تفریط انتہا درجہ کی خرابی ہے یہ نام ہرگز نہ شرک ہیں نہ کفر نہ حرام نہ ممنوع بلکہ بے شک درست ہیں۔ صحاح کی اس حدیث میں جسکا میں نے اوپر ذکر کیا۔ جہاں عبدی و امتی کہنے کے لئے حضرت نے منع فرمایا ہے۔ وہیں ارشاد ہے ولکن لیقل غلامی وجاریتی وفتائی وفتاتی۔ اس سے تو صاف ثبوت نکلا اور اجازت ملی۔ اب کون سی دلیل اس کے عدم جواز و شرک و کفر ہونے کی ہے۔ نامہ نگار صاحب کی یہ ہٹ دھرمی و زیادتی ہے ان ناموں میں شرک تو کجا۔ کراہیت بھی نہیں ثابت ہوتی۔ بلکہ جائز ہیں۔ کیونکہ انکی کسی قسم کی کوئی ممانعت ثابت نہیں ہے۔

نامہ نگار صاحب کو یا ان کے ہمخیالوں کو رسول اللہ کی غلامی سے سخت انحراف و انکار ہے۔ (جیسا کہ انہوں نے تحریر کیا ہے) لیکن ہم محمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی باعث آزادی ہر دو کون و نجات ابدی و فلاح سرمدی ہے حضور پرنور رسول اکرم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے زیادہ اور کون سا عز و شرف ہوگا۔ ؟ ؎

ہے شرف آپکی غلامی سے

خدائے ذو الجلال تعالیٰ شانہ نے رسول کریم علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیم کو بیشک ہمارا سرور و سردار۔ والی و مولیٰ۔ سید و سرکار۔ اور آقا نامدار بنایا ہے اور ہم ان کی امت ان کے خادم۔ ان کے غلام اور غلامانِ غلامان ہیں۔ اور یہ ہمارا فخر اور اسپر ہمیں ناز ہے ؎

تا داغ غلامی تو داریم ٭ ہر جا کہ رویم بادشاہیم

..... ہیچ جامی ؎ غلام غلامانِ آلِ محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

(راقم غلام غلامان رسول اللہ۔ حسن اور عبد اللہ الی ماتیماہ۔ پھلواروی)

اڈیٹر۔ آپ نے خواہ مخواہ آنا زور لگایا۔ غلام کا لفظ عربی ہے اور فارسی بھی۔ عربی میں اس کے معنے بچے کے ہیں اور فارسی میں اسکے معنے عبد کا ترجمہ ہیں۔ پس اصول کو یاد کر کے حضرت حجۃ الہند شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا حاشیہ بر ترجمہ فارسی پارہ ۹ آیت فَلَمَّآ اٰتٰھُمَا صَالِحًا پر دیکھیں فرماتے ہیں "دانستہ شد کہ شرک در تسمیہ نوعیست از شرک چنانکہ اہل زمان ما غلام فلاں و عبد فلاں نام می نہند" اس عبارت پر غور کیجیو اور

مسیح قادیانی کی شکوہ طرازی

بزبان سعدیؒ لودہانوی و حافظؒ شیرازی

بود از قادیاں تا پٹیؔ منحوس منزلہا / ز آب چشم خود دم بر خاک منزلش گلہا
مریداں سعی فرمودند نا مدد رحم دردہا / الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا
کہ عشق آساں نمود اول ولی افتاد مشکلہا

بیاد وصل لفی بیچارے پیہ غوغا بدل نالید / کہ بیچم شدہ گاہی از رقیبہ فتوئی نالید
بزعم انفس من البتہ عرش می ہیلز اید / ببوئے نافۂ کاخر صبا زاں طرہ بکشاید
ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا

بگو الہی رسول اللہ ملہم ہر زماں گوید / بدہ ای بچہ ام تصویر خود با مردماں گوید
رہی افزودم احسن ہر چہ من گویم بجا گوید / بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

قریب آئے ہمارے دن ہیں اب دنیا سے چلتے ہم / ان الہاموں نے منہ کالا کیا جیسے ہوئے ملہم
نہ سلطان محمد گھر میں اپنے عیش سے ہے ہم / مرا در منزل جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم
جرس فریاد می دارد کہ بر بندید محملہا

مسیحا ہو کے احمد بیگ کے در پر ہوا مائل / بڑھاپے کا اندھیرا آفت و رحلت ہوئی حائل
رقیبوں کا وہ مقصود سے قبضہ ہوا زائل / شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

طمع اور دھمکیاں بھی دیں بہت ترویج کی خاطر / نہایت احتیاطیں کیں کہ پوشیدہ رہے یہ سر
بڑے دکھ جھیلے ای سعدی کروں کیا نفس ہے کافر / ہمہ کارم ز خود کامی بہ بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازی کزو سازند محفلہا

بھی میں کر چکا ہوں جائداد اپنی گرو حافظ / کیا ہے ترک دنیا یوں برائے جنت تو حافظ
نصیحت آپ کی سنکر لگا بیٹھا ہوں تو حافظ / حضوری گر ہمی خواہی ازو غافل مشو حافظ
متی ما تلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا

لہ موضع پٹی مرزا سلطان محمد کا مسکن ہے۔ اس کے حق میں مسیح قادیانی اپنی کتاب کرامات الصادقین کے اخیر میں یا لکھتے ہیں۔ ساکن القریۃ المنحوسۃ المسماۃ بالفتی فتی پٹی کا معرب بنایا گیا ہے۔ اور فتوی میں یائے نسبت ہے۔ (منہ)

وہابی کون ہے؟

(از مولوی ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

ناظرین۔ یہ تقریر اس بحث پر ختم کیجائیگی کہ وہابی جماعت اہل حدیث کو کہنا لائق و سزاوار ہے یا مقلدین کو غور و فکر ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیے۔ قدیم دوستو! بڑی حیرت کا مقام ہے۔ اور بڑی افسوس کی جائے۔ جو نیک راہ کی طرف بلاتے ہوں جو ایک عمدہ راہ پر چلنے کے لئے ہدایت کرتے ہوں۔ وہ عام میں وہابی مشہور ہو جاتے ہیں۔ قابل غور و فکر ہے کہ مقلدین اور غیر مقلدین میں صرف بحث یہی ہے کہ مقلدین کے پاس تقلید واجب سمجھی جاتی ہے اور حضرات غیر مقلدین کے ہاں تقلید ائمہ اربعہ لازم نہیں۔ بلکہ بس

ہوتے ہوئے مصطفٰی کی گفتار * مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اب یہ تصفیہ طلب امر ہے۔ تقلید کو اگر واجب کہیں تو اس کے وجوب کا ثبوت دلائل قرآن و حدیث سے پیش کرنا ضرور ہے۔ اسی وجہ سے کہ جماعت اہل حدیث کا اصول یہی ہے کہ کیسی ہی تنازع کا تصفیہ قال اللہ و قال الرسول سے طے کر لیتے ہیں کیونکہ حکم ہے فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینہم یعنی مومن نہیں ہیں جب تک کہ ہر جھگڑے ہر مسئلوں کا تصفیہ محمد رسول اللہ سے نہیں کرتے۔ تو اب ہمارے مقلدین کو از حد دشوار پڑتا ہے۔ کہ وہ تقلید کے وجوب کو احادیث و قرآن سے ثابت کر سکیں۔ بہت ہی دلیل پیش کرتے ہیں تو وہ آیت قرآنی سے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ہارے آپ ناظرین میری تقریروں میں اس آیت کا مطلب سمجھ لئے ہونگے۔ کہ اہل الذکر سے عام مراد ہے خاص ائمہ اربعہ ہی نہیں تو پھر جب تقلید ائمہ اربعہ کہاں ثابت ہوا۔ دوسرے یہ اگر جانتے نہوں۔ تو اہل الذکر سے پوچھو۔ احادیث و قرآن کی تفسیر ایسے موجود ہیں کہ اہل عرب کے لئے عربی میں اہل ہند کے لئے سلیس ہندی میں۔ بہر کیف اچھی طرح احادیث و قرآن سے سمجھ سکتے ہیں تو پھر اہل الذکر یعنی ائمہ اربعہ ہی سے تھوڑی دیر کیلئے مراد لیا جائے۔ احادیث سے تو ممکن نہیں کہ تقلید کا وجوب ثابت کر سکیں بہت ہی احادیث میں منکشف ہے تو یہ کہ عام علما سے وقت ضرورت پوچھ لیا کرو۔ اور دوسری قرآنی آیت کی یہی دلیل وجوب تقلید میں پیش کیجاتی ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم اولی الامر سے مراد بادشاہ و خلیفہ دہر ہے نہ ائمہ اربعہ۔ اگر ائمہ اربعہ تھوڑی دیر کے لئے خیال کیا جائے تو پہلے اطاعت خدا و اطاعت رسول ہے جیسے پہلے حکم ہے اطیعوا اللہ پھر حکم ہے اطیعوا الرسول اور اخیر میں اولی الامر کی اطاعت ہے۔ جب اطاعت خدا و رسول اچھی طرح کما حقہ ہو سکتی ہے۔ تو

اطاعت اولی الامر سے کیا کام - غرض ہر طرح سے بھائی مقلدین لاچار ہیں - جب انکی لاچاری بڑھگئی تب ہی سے جماعت اہلحدیث کا نام وہابی رکھنے لگے - گرچونکہ منشا میری تقریر سے یہ ہے کہ جماعت اہل حدیث یعنی حضرات غیر مقلدین کو وہابی کہا جائے یا کسی اور کو وہ سن لیجئو - اگر ہم وہابی ایسے لوگوں اور ایسے گروہ کو کہیں جنکا اصول وہی اصول ہو سے

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار + مت دیکھ کسی کا قول و کردار
جب اصل ملا تو نقل کیا ہے + یاں وہم و خطا کا دخل کیا ہے
فالسعادۃ بحبل اللہ واتبع الھدیٰ + ولا تک بدعیا لعلک تفلح
ودن بکتاب اللہ والسنن التی + اتت عن رسول اللہ تنجو و تربح
ودع عنک آراء الرجال وقولھم + فقول رسول اللہ ازکیٰ واشرح

تو بھر یہ لوگ کس طرح وہابی ہو جا سکتے ہیں - ضد سے کہیں تو علیحدہ بات ہے - اگر وہ اصل ہے کہ تقلید واجب ہے اور التزام مذہب معین کا لازم - ایسا مذہب رکھنے والی وہابی ہو سکتے ہیں مع وجہ سے - اگر وہابی کا لفظ طعن تنفر کے طور پر برتا جاتا ہے - تو بھی یہی لوگ قابل اس کے نظر پڑتے ہیں - کیونکہ انکا اصول ایک ایسا اصول ہے جو ضرور لامحالہ خلاف رسول اللہ پر عمل کراتا ہے - پس اس بیاری گروہ کی طعنہ زنی ایسے لوگوں کے ساتھ مقصود ہوگی جو ائمہ کے قول و قیاس پر عمل کرتے ہیں - اگرچہ وہ خلاف ہیں رسول اللہ کے اور ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا آئینہ ہے - سمجھا جائیگا کہ غیر مقلدین آئینہ ہیں مقلدین کے - دوسری بات اگر وہابی کی نسبت عبدالوہاب صاحب کی طرف ہے تو بھی غیر مقلدین کی طرف منسوب ہو کر وہابی نہیں کہلا جا سکتے کیونکہ عبدالوہاب صاحب کا مذہب حنبلی تھا - اور جیسے اہل حدیث اور مذاہب سے بیزار ہیں آج مذہب حنبلی بھی نہیں رکھتے - اور بھائی مقلدین کے پاس تقلید ائمہ اربعہ واجب ہے مگر انہیں سے امام احمد بن حنبل بھی ہیں اور عبدالوہاب صاحب انہیں کے مقلد ہیں - پس کل مقلدین ائمہ اربعہ کو اگر نسبت عبدالوہاب صاحب کی طرف وہابی کے ساتھ دیجائے تو ان سب کی موجب فخر ہوگی اور بہت مناسب بھی ہے - تیسری بات سنو - عموماً مقلدین کا زعم ہے کہ غیر مقلدین کو بزرگان دین سے عداوت ہے اور نیز رسول اللہ سے - نعوذ باللہ استغفر اللہ - ہے بھی غیر مقلدین کو وہابی کہنا چاہیئے - غور کرو جس کسی کا مذہب یہ ہو کہ ہم سوائے قول رسول اللہ کے اور کسی کا قول نہیں لیں گے - خواہ وہ کیسے ہی بڑے جلیل القدر عالم و فاضل کا ہو - تو وہ کیسے دشمن رسول اللہ ہونگے اور صاف طور سے مقلدین ہی دشمن رسول اللہ نظر آتے ہیں - وہ اس طرح کہ انکو ہی پابندی اپنے ائمہ کے اقوال کی اور خاص اقوال رسول اللہ کے عمل کرنیوالوں سے چڑتے ہیں - پس معلوم ہوا کہ انکو رسول اللہ سے عداوت ہے اور ائمہ سے محبت - پس زیبا ہے کہ ان لوگوں کو وہابی کا خطاب عنایت ہو - اور جو کہا جاتا ہے کہ بوجہ بزرگان دین کی عداوت کے غیر مقلدین وہابی ہیں - یہ ایک صریح بہتان ہے - جب کہا جاتا ہے کہ گیارہویں - بارہویں بدعت ہے - قبروں کے جھنڈوں کی پرستش شرک ہے تو سمجھتے ہیں کہ یہ دشمن اولیاء کرام ہیں - نعوذ باللہ

جسے کچھ بغض ہو دے اولیا سے + ہمیشہ ہو لعنت اسپہ رب سے

یہ مذہب ہے اہل حدیث کا اور کبھی بھی کوئی اخبار و رسالہ اہل حدیث کہ ایسے آپنے ملاحظہ نہ فرمائے ہونگے کہ جنمیں بزرگان سلف کی توہین کیگئی ہوگی - یہ ڈنگل دبونا بھائی مقلدین ہی میں پایا جاتا ہے جسکی صداقت میں بطور نظیر و دلیل بالفعل ہم اخبار تیغ اسلام کو پیش کرتے ہیں جسمیں لکھا ہوا ہے "عبدالوہاب نجدی کا بچہ" یہ کلمہ حقارتی ہے جو اہل ہنود سے تشبیہ دیکر ایک سلف کے عالم مذہب حنبلی کی توہین میں کہا جاتا ہے کسے خبر کہ عبدالوہاب صاحب خدا کے پاس کیسے ہیں اگر عبدالوہاب صاحب خدا کے مقرب ہیں تو یہ فقرہ جناب ایڈیٹر صاحب تیغ اسلام کا روز قیامت دامنگیر ہوگا - پس ظاہر ہے کہ توہین عبدالوہاب کی کرنا شیوہ مقلدین ہے صبح و شام نسبت کرکے حقارت کی نظر سے وہابی کہا جاتا ہے نہ آجتک کسی اہلحدیث نے کسی عالم سلف کی طرف نسبت کرکے مقلدین سے حقارتی لفظ برتا باوجود آنکہ یہ لوگ دل دکھائے چلے جاتے ہیں - (الی المشتکیٰ) اور دیکھئو علماء موجودہ جو اہلحدیث کہے ہیں یا مرچکے ہیں - انکی نسبت آجتک دل آزار باتیں نہیں چھوڑتے - کوئی کہتا ہے لامذہبی تو کوئی کہتا ہے وہابی - لیکن براہ کرم غور فرمائیے - سوچیئے کہ کسی اہلحدیث نے کبھی مقلدین کے عالم کو سخت و سست الفاظ کہا ہے انکی کسی طرح کا پڑا کا نام تجویز کیا یا انکی مرنے کے بعد برا بھلا کہا یا لکھا - چونکہ کسی کو بھی سخت و سست دو چار سنا دینا شیوہ بھائی مقلدین ہی کا ہے اسلئے زیبا و مناسب ہے کہ وہابی کا لقب انہیں کو عطا کیا جائے - مگر کیا کریں زمانہ اولٹا ہے جو ان کل امور سے بیزار ہے وہ عام جہلات کے خیال میں وہابی ہے

عجب ہے زمانے کی یہ برعکسی + بدی نیکی ہوگئی ہے نیکی بدی

یہی خیال کرکے خاموش ہونا ہوتا ہے کہ ہم ویسے ہی کچھ کہے جاتے ہیں جیسے نعوذ باللہ کفار نے رسول اللہ و صحابہ کو صابی کا لقب دے رکھا تھا - جب یہ لوگ نہ چھوٹے تو انکی خاص متبعین کب چھوٹ سکتے ہیں -

خوشخبری } مولانا صاحب جو ایک عالم فاضل جماعت اہل حدیث ساکن حیدر آباد دکن ہیں - یہ نکلے ہیں - انکا یہی کام ہے کہ تبلیغ و اشاعت [illegible] رسالات کی کریں - چونکہ اہلحدیث کا کام ہے کہ اپنے علماء کی تعریف کریں کے تمام [illegible]

اہلحدیث کو طوش کریں طلباء عدیکا ایک اور خوش خبری سنائی جاتی ہے کہ مولانا موصوف کی تبلیغ و ہدایت کیوجہ سے دو سو عرب اہلحدیث ہوگئے ہیں۔ کون کہتا ہے کہ جماعت اہلحدیث کو ترقی نہیں ہوتی۔ جب ہادی اچھا ہو تو ضرور ہے کہ جماعت محمدی ترقی کرے۔ خدا سے امید ہے کہ ایسا مذہب جو قدیم مذہب ہے اور جو رسول اللہ و صحابہ و تابعین و تبع تابعین کا تھا۔ ترقی کرتا رہیگا۔

(ابو النعیم محمد عبد العظیم حیدرآبادی)

تبدیل نام اہلحدیث

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ چند سطور ارسال خدمت ہیں درج اخبار فرما کر ممنون و مشکور فرمائیگا۔ (تبدیل نام کیوں ہے) کئی ایک پرچوں میں ہم مولانا کی یہ صدائیں سن چکے ہیں کہ اخبار کی ترقی کا خیال ہر خریدار کو ہونا چاہئے۔ جیسے ہمارے ناظرین ہیں کہ کروٹ تک نہیں بدلتے۔ اسمیں ہم مولانا فاضل سے اتفاق کرتے ہیں۔ مگر جو اور رائے نمایاں ہے وہ ہم کیا۔ کوئی بھی ہو نام کا بھی اہلحدیث ہوگا کبھی پسند نہ کریگا۔ کہ نام اخبار کا بجائے اہلحدیث کے اور رکھا جاوے۔ اسمیں کئی ایک خرابیاں ظاہر طور پر نظر آتی ہیں۔ اول تو جو اخبار مذکور کے قدیمی خریدار ہیں انکے دل شکنی کا باعث یہ تبدیل نام ضرور ٹھیریگی۔ آج کی تاریخ تک جو خریدار اس اخبار کے ہوئے ہیں۔ اکثر اہلحدیث ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ گو مضمون اخبار انکی مرضی کے موافق ہو یا غیر موافق۔ وہ فقط نام ہی پر اہلحدیث ہونے کے عاشق ہیں اور انکو اس حال پر ہر طرح سے اخبار کی خریداری منظور ہے۔ کیونکہ انکو خاص نام اہلحدیث ہی سے دلچسپی حاصل ہے۔

(دوم) بعض لوگ اہلحدیثوں میں ایسے خیال کے بھی ہیں کہ وہ فقط ایک اخبار ہندوستان میں نام اہلحدیث سے جاری ہونے میں بیحد خوش ہیں۔ اس خیال سے کہ یہ گروہ عند اللہ و عند الرسول سچا اور پورا پورا حق نما ہے۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ صدہا اخبار کے مقابلہ پر ایک تو اس سچے گروہ کا بھی دنیا میں موجود ہونا چاہئے۔ (تو پھر کوشش کریں۔ اڈیٹر)

(سوم) بعض لوگ خریدار اخبار کے مضمون نگاری کے اعتبار سے ہوئے ہیں کیونکہ ہندوستان بھر میں کوئی اخبار ایسا نہیں جو خیالات گروہ اہلحدیث کے قلمبند کر کے پبلک پر انکو روشن کرے وہ بے دھڑک اور بے سٹرک مضمون مولوی فاضل کی خدمت میں بھیجدیتے ہیں۔ اسمیں جو کچھ فائدہ ہے وہ ناظرین خود اندازہ کر سکتے ہیں۔

نام تبدیل ہونے پر ہمارے مہربان اڈیٹر کو ان سب سے ہاتھ دھونا پڑیگا اور آئندہ کو نئے خریداروں سے توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ اس بہت بڑی کمی کو پورا کر سکیں یا وہ خود بھی ہمیشہ کو خریدار رہیں۔ اور آپ کیوں گھبراتے ہیں بہت سے شہر اور دیہات ایسے ہیں کہ اہلحدیثوں میں کوئی آپ کے پرچہ کا نام تک بھی نہیں جانتا۔ اشاعۃ السنہ کی طرف خیال فرمائیے کہ کتنے عرصہ کا پرچہ منتہجر شخص کا ہے۔ آپ کے اخبار کے تین سالہ پرچے کے مقابلہ میں اب بھی ہم پلہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کو شکر کرنا چاہئے یقین ہے کہ آپ اور اخباروں کے اڈیٹروں کو ہنسی اور تمسخر کا تبدیل نام سے موقع نہ دیگی۔

ترقی اخبار کے بہت سے طریقے ہیں منجملہ ان میں سے یہ بھی ہے۔ کہ جو لوگ آپکے خریداروں میں سے اہل دل ہیں وہ ایک ایک اور دو دو خریدار کا چندہ سالانہ عند اللہ داخل دفتر اہلحدیث کریں۔ اور غریب طلباء کے نام آپ جاری فرماویں۔

(دوم) تجویز یہ ہے کہ جو شخص دو خریدار بہم پہونچائیں انکو نام چھ ماہ یا سہ ماہ تک اخبار مفت جاری فرماویں۔ جو چار یا پانچ خریدار بہم پہونچائیں انکو تمام سال تک اخبار مفت دیا جاوے۔ اور جو صاحب چندہ سالانہ اپنے پاس سے دیگر نیز اور خریدار بھی تجویز کریں تو انکا نام بطبیعت اہلحدیث میں ماہواری طور پر درج اخبار فرما کر ممنون و مشکور فرماتے رہیں میری ناقص سمجھ میں ایسے ہی آتا ہے۔ آئندہ ناظرین اپنی اپنی رائے سے مطلع کریں۔ والسلام

عبدہٗ محمد شفیع الحسن سکندرآبادی

اڈیٹر۔ گو عدم تبدیل کی جانب کثرت رائے ہے۔ مگر بعض رائیں تبدیل کی طرف بھی ہیں جنمیں سے ایک تحریر درج ذیل ہے:۔

جناب مولانا صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ چند اخبارات میں ایک اشتہار نیز اخبار اہل فقہ امرتسر کا دیکھا جو عنقریب شائع ہوگا۔ غالباً یہ اخبار اہلحدیث و مسلمانوں کے مخالف ہوگا۔ جیسا کہ انکے نام سے ظاہر ہے۔ جو اہلحدیث کے بالمقابل رکھا گیا ہے۔ اور اہلحدیث سے بھی نوک جھونک رہیگی جسکی کچھ ضرورت بھی نہیں۔ اسلئے مناسب ہے کہ جناب اس موقعہ پر اپنی بے تعصبی کا ثبوت دیکر اخبار کا نام بدل دیں اور یہ صرف راقم الحروف کی ہی رائے نہیں بلکہ جتنے اصحاب نے اس اشتہار کو دیکھا ہے یہی رائے ظاہر کی ہے۔ اور مزید برآں اخبار میں ناظرین کی آگاہی کیلئے عاجز کی رائے کو ظاہر فرما دیں۔ جیسا کہ پچھلے سال جناب نے اخبار میں یہی تجویز ظاہر کی تھی۔ پھر دیکھیں کہ اڈیٹر اخبار اہل فقہ کہاں تک تعاقب کرتا ہے۔ کاش کہ اہل اسلام اس باہمی جھگڑے جھیاڑے کو چھوڑ دیویں۔ کیا مخالفین سے بازی لے گئے ہیں! اب کوئی کافر سوائے مسلمانوں کے دکھائی نہیں دیتا؟

خاکسار قاضی ثناء اللہ عفی عنہ از [illegible]

اڈیٹر۔ مولوی محمد شفیع الحسن صاحب کی دلیل کافی نہیں کیونکہ اخبار کا نام تبدیل ہونے سے اس کی پالیسی تائید توحید و سنت میں فرق نہ آئیگا۔ پس یہی جواب قاضی ثناء اللہ صاحب کی دلیل کا ہے۔ مگر ابھی ہم کوئی فیصلہ نہیں کرتے۔ بلکہ ناظرین کے سامنے فریقین کی رائیں پیش کرتے ہیں۔ ہاں مولوی محمد شفیع الحسن صاحب کی تجویز متعلقہ اشاعت اخبار سے ہم کو

؎ اسی لئے تو بار بار کہا جاتا ہے کہ قدر دانان اہلحدیث ایسے معاملہ میں آواز بہونچائیں۔ اڈیٹر

ahmadimuslim.de

اتفاق ہے۔ بیشک جو صاحب دو خریدار ہم پہونچائیں گے انکو نام ۶ ماہ تک اور
جو پانچ خریدار بنائیں گے انکو ایک سال تک اخبار مفت ملیگا بشرطیکہ وہ پھر انعام لینا
چاہیں۔ اور اگر وہ یہ خدمت محض دینی اشاعت سمجھکر کریں اور انعام کی درخواست نہ کریں
تو انکی طرف سے کسی سائل کے نام اتنی مدت تک اخبار مفت جاری کیا جاویگا۔
جس سے انکو دگنا ثواب ہوگا۔ پچھلے وعدہ کے مطابق جن دوستوں نے خریدار بنائے ہیں
بعد شکریہ انکی خدمت میں گذارش ہے کہ حسب اعلان محصول ۲ بھیجکر کتب انعامی منگالیں

دینانگر میں آریوں سے مباحثہ

آریہ سماج دینانگر (پنجاب) کا جلسہ ۴-۵ اگست کو
تھا۔ دینانگر کی انجمن نصرت الاسلام نے مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو مباحثہ کے
لئے بلایا۔ مباحثہ وید کی حقیقت پر تھا۔ آریہ سماج کی طرف سے لالہ ماجدیال سکرٹری
آریہ سماج امرتسر مناظر ہوئے۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ وید کی حقیقت یعنی سچائی کی
کیا دلیل ہے؟ لالہ صاحب نے کہا کہ آپنے جو وید پر اعتراض کیا۔ اس سے معلوم ہوتا
ہے کہ آپ وید کو جھوٹا جانتے ہیں پس وید کے جھوٹ ہونے کے دلائل بتلادیں۔ مولوی
صاحب نے کہا یہ آج نیا قاعدہ سنا ہے کہ مدعی سے جب ثبوت اور دلیل طلب ہو تو وہ
مدعا علیہ سے نفی کا ثبوت پوچھے۔ حاضرین تو اسی سے سمجھ گئے ہونگے کہ وید کی حقیقت کا ثبوت
آریہ مناظر نہیں دے سکتا۔ آخر ایک دو تقریروں کے بعد مولوی صاحب نے کہا لیجئے۔
اگر آپ ثبوت نہیں دیتے تو نفی کا ثبوت میں ہی دیتا ہوں۔ اور چونکہ قدرتی سائنس کے
خلاف کہتا ہے۔ اسلئے الہامی کتاب نہیں۔ وید کہتا ہے کہ شیشے اور پتھر کو جوڑ کر ایک کہو
کیونکہ وید کہتا ہے جس کا نطفہ ہے اسکا بیٹا نہیں۔ اور جس کا نطفہ نہیں اسکا بیٹا ہو یعنی
نیوگ۔ اسکا جواب کیا تھا؟ لگے ادھر ادھر جھانکنے کہ جیسے مسلمان ضرورت کے وقت
سور کا گوشت کھا لینے کو جائز جانتے ہیں اسی طرح نیوگ ہے۔ مولوی صاحب نے کہا
سور کا گوشت کھا لینا کوئی قانون قدرت کے خلاف نہیں۔ دانت چبا سکتے ہیں۔
معدہ ہضم کر سکتا ہے۔ ہاں ایک اخلاقی برائی تھی جو بوجہ شریعت نے منع کیا ہے سو
ضرورت کے وقت مباح کر دیا گیا۔ مگر یہ کیا غضب ہے کہ جس کو قدرت نے نہیں جوڑا تم
اسے جوڑتے ہو۔ اور جسے جوڑا ہے اسے توڑتے ہو۔ نیوگی بچہ کو نیوگن کے خاوند کا وارث
[illegible]
بھی وارث ہو جاتی ہے۔ مولوی صاحب نے کہا سرکار انگریزی میں وارث ہو جاتی ہے۔ کہ اسکا اصل
[illegible]
گورنمنٹ اور قبضہ سے ہو جاتی ہے [illegible]

کی تقریر پر ہر ایک فرد بشر عش عش کرتا تھا۔ خصوصاً جب کوئی موزون شعر پڑھتے تھے تو
بس جان پڑ جاتی تھی۔ آریوں کو تو مولوی صاحب کے شعر شیر کی گرج کی طرح ڈراتے تھے۔
تھوڑا سا وقت حکیم عبدالحق صاحب نے بھی سوال کئے مگر انکو جواب بھی آئیں بائیں
شائیں۔ افسوس کے قابل بات یہ تھی کہ سماج نے ایک ایسے شخص کو پریزیڈنٹ بنایا جس کو
شاید پہلے ایسے منصب پر بیٹھنے کا اتفاق نہوا تھا۔ جو بات آریہ مناظر انکو کہتا فوراً اسی پر
الجھتا یہاں تک کہ ایک دفعہ مولوی صاحب پر ناجائز دباؤ ڈالتے ہوئے کہنے لگا میں آپکو بند
کر دونگا۔ مولوی صاحب نے کہا میں تمکو پریزیڈنٹی سے معزول کر دونگا۔ ایسی کراری کراری
سنکر لالہ جی کے ہوش اڑ گئے۔ غرض لالہ صاحب مناظر اور لالہ جی پریزیڈنٹ دونوں کے
دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے تھے اور ہماری خیال میں ایک مناظرہ میں اور دوسرا
انتظامی قابلیت میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ جلسہ میں سوامی درشنانند جی بدایوں والے بھی
بیٹھے تھے۔ لوگ منتظر تھے کہ سوامی جی مباحثہ میں پیش ہونگے۔ مولوی صاحب نے انکا نام بھی لیا
کہ دیو بند کے مباحثہ سے بچھڑے ہوئے دوست لوٹ آئے ہیں مگر آریہ سماج کو خدا جانے سوامی
جی پر کیا بدگمانی تھی کہ انکو پیش نہ کیا۔ حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ الاسلام امرتسر

الصلح خیر

مولانا صاحب۔ السلام علیکم خوشی کا مقام ہے کہ چند روز
سے حضرت مولانا مولوی عبدالسبحان صاحب بہوری سجانپور
میں تشریف لائے ہوئے ہیں سبحان اللہ شہر میں خوب دین کی رونق ہو رہی ہے شائقین
نزدیک و دور سے جوق جوق چلے آ رہے ہیں۔ فقیر محمد صاحب داروغہ صفائی کے اہتمام
سے میدان شہر میں مجمع ہوا۔ مولانا صاحب نے مضمون اتفاق پر وعظ فرمایا۔ اس خوبی
و خوش الحانی کے ساتھ کہ صدائے مرحبا و سبحان اللہ سے ہال گونج اٹھا۔ ابھی جمعہ تین
جلسے وعظ کے مختلف جگہ چونک و میدان میں ہوئے۔ آپکا وعظ ہے یا سحر بیانی ہے جس کے
اثر سے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے ملوا دیا اہل حدیث و احناف میں اتفاق کرا دیا۔
کثرت نمازیوں کی وجہ سے متصل آبادی شفاخانہ کے سامنے چودہری حسن خان کے باغ میں
نماز جمعہ آپ پڑھاتے ہیں۔ اس قصبہ میں آٹھ جگہ جمعہ کی نماز ہوتی تھی۔ مولانا صاحب کے فیض و
برکت سے حنفی و اہلحدیث وغیرہ ایک جگہ نماز پڑھتے ہیں صرف ایک کشمیری محلہ میں مولوی
حبیب اللہ صاحب کشمیری نماز الگ پڑھتے ہیں۔ خدا کرے مولانا صاحب کا قیام یہاں
[illegible] تک رہے کہ ہدایت دین اسلام کی ترقی روز افزوں ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکی صحت قائم
رکھے اور ہم خادمین کے سروں پر آپکا سایہ عاطفت دائم رکھے آمین۔
مرسلہ عبد [illegible] امام مسجد چودہریاں۔ ساکن قصبہ سوجانپور۔

[illegible]

فتاوی

س نمبر ۲۶۲ - زید اپنی بی بی ہندہ کو لانیکے واسطے اپنے سسرال میں گیا - خویشان ہندہ نے جواب دیا - کہ تمہارے وہاں ہندہ کو کبھی نہیں بھیجینگے تم ہندہ کو طلاق دیکر چھوڑ دو - زید نے جواب دیا کہ ہم طلاق نہیں دینگے آخر شر زید کو مار پیٹ کر کے جبراً ایک کاغذ بطور طلاق نامہ کے لکھ لیا تب زید مجبور و عاجز ہو کر طلاق دیکر چلا آیا - لیکن تا ہنوز زید کہتا ہے - کہ ہم صرف اپنی جان بچانیکے واسطے طلاق دیا تھا - اور ہندہ نیز زید کے یہاں آنے پر راضی ہے اب اس حالت میں ہندہ زید کو مل سکتی ہے یا نہیں - بینوا توجروا -

(راقم ابو الفرقان محمد سلیمان ہری پوری)

ج نمبر ۲۶۲ - یہ تو کوئی عذر نہیں کہ جان بچانے کیلئے طلاق دی تھی ہاں مسئلہ یہ ہے کہ اگر طلاقنامہ میں ایک ہی طلاق لکھی ہے - تین طلاق نہیں تو رجوع سے صلح ہو سکتی ہے - اور اگر تین لکھی ہیں تو بھی اہلحدیث کے نزدیک وہ تین بھی ایک ہی ہیں اسلئے عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے - اور بعد عدت کے نکاح بھی انکا ہو سکتا ہے -

س نمبر ۲۶۳ - مسمی جیوا درزی نے اپنی دختر مسماۃ نور بی بی کا نکاح ہمراہ محمد بخش عرف کالا ساکن خاص ریاست پٹیالہ عرصہ بارہ یا تیرہ سال سے کیا ہوا تھا - کالا مذکور نے ان ایام میں اسکو تنگ رکھا - اور چار چار سال تک گم رہا - و نان نفقہ کی بھی کچھ خبر نہیں لی - وہ اکثر اپنے باپ کے گھر رہکر اوقات بسر کرتی رہی بلکہ ایک لڑکا بھی اسکے نطفہ سے عورت مذکورہ کے پاس موجود ہے - اور عورت مذکورہ نہایت نیک چلن ہے - بوقت نکاح مہر یکصد روپیہ کا مقرر کیا گیا تھا - جو کالا مذکور نے ابتک ادا نہیں کیا ہے ۲ ماہ شعبان ۱۳۲۳ھ کو مسمی کالا جو اپنی بیوی کو اسکے باپ کے گھر خود آکر چھوڑ گیا - تو جب اسکو نان و نفقہ کیلئے مجبور کیا گیا - اور نیز یہ بھی کہا کہ اب تو نے پھر گم ہو جانا ہے - یا تو نان نفقہ کا کچھ بندوبست کر جا یا طلاق دیدے تو اسپر اس نے ایکروپیہ کے اسٹام پیپر پر یہ اقرار نامہ تحریر کیا کہ میں اپنی بیوی بچہ کو ماہ در ماہ گذارہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کرتا رہونگا - اگر متواتر ۲ ماہ تک گذارہ نہ روانہ کروں تو تاریخ تحریر اقرار نامہ سے عورت مذکورہ پر میرا کوئی دعوی نہیں ہے - اُس تاریخ سے طلاق سمجھی جاوے - ۷ ماہ گذر گئے کہ خرچہ بھی روانہ نہیں کیا - کیا خدا اور رسول کے نزدیک اس اقرار نامہ سے طلاق پڑجاتی ہے یا نہیں

(جیوا خیاط محلہ کمہیار روپڑ ضلع انبالہ)

ج نمبر ۲۶۳ - بحکم و یؤخذ المرء باقرارہ یعنے آدمی اپنے اقرار پر ماخوذ ہوتا ہے - اقرار نامہ کی رو سے طلاق ہو جائیگی -

س نمبر ۲۶۴ - کچھ دنوں سے بنارس میں یہ رواج ہو گیا ہے - کہ شوہر اپنی زوجہ کو بذریعہ نوٹس کے طلاق دیدیتا ہے - یعنی بیٹی والی کو خبر بھی نہیں ہوتی اور نوٹس دہم سے موجود لڑکی کا وارث ہکا بکا رہ جاتا ہے کہ الہی یہ کیا غضب ٹوٹا - تو اب سوال اول یہ ہے - کہ موافق مذہب حنفیہ کے اس طریق سے طلاق واقع ہوتا ہے یا نہیں -

ایک شخص نے اپنی زوجہ نابالغہ کو جس سے ہمبستر بھی نہیں ہوا تھا - اسیطرح سے بذریعہ نوٹس کے طلاق دیا - کہ فلاں کی لڑکی فلاں نام جو کہ ابھی نابالغہ ہے - ایک طلاق دی اور یہ بھی لکھا ہے - کہ زیور میں سے آدھا مہر مبلغ سولہ روپیہ پانچ آنہ لیکر باقی زیور واپس کر دو - تو کیا مذہب حنفیہ کے مطابق طلاق واقع ہوا یا نہیں اور کیا نابالغہ کیواسطے مذہب حنفیہ میں ایک ہی طلاق جائز ہے - بذریعہ اخبار اہل حدیث کے جواب ارشاد فرمایا جائے -

(ابو عبد القادر از بنارس)

ج نمبر ۲۶۴ - فقہا کہتے ہیں الخط یشبہ الخط یعنے ایک کا خط دوسرے کے خط سے مشابہ ہوتا ہے - سو اگر یہ اشتباہ نہیں کہ خط کسی اور کا ہے بلکہ اسکا یقین ہے کہ خط اوسیکا ہے تو طلاق ہو جائیگی اور عورت نابالغہ ہو یا بالغہ جو غیر مدخولہ ہو اوس پر عدت نہیں -

یعنے غیر مدخولہ پر عدت نہیں -

س نمبر ۲۶۵ - جو شخص نکاح ثانی کو از حد برا جانے اور کہے نکاح ثانی کرنا شریفوں کے کام نہیں اور اپنے گھر میں ہمیشہ بیوہ عورت کو بٹھا رکھے - و نکاح نہ کرنے دے - حالانکہ بیوہ کا منشاء نکاح کرنے کا ہو - ایسے شخص کے بارہ میں شرعاً کیا حکم ہے - اور ایسے شخص سے میل رکھنا درست ہے یا نہیں -

ahmadimuslim.de

س نمبر ۲۶۶ - اللہ و رسول کے مقابلہ میں کس کا حکم ماننا اور کس کے ناراض ہونیکے خیال سے نکاح ثانی نہ کرنا درست ہے یا کیا۔

س نمبر ۲۶۷ - نکاح ثانی کرنیکا حکم کس کا ہے۔ اور اوسکو برا جاننے والے کون لوگ ہیں۔

(سائل عبداللہ از کامٹی)

ج نمبر ۲۶۵ - نکاح ثانی پیغمبروں کی سنت ہے۔ اہل بیت اطہار کے نکاح ثانی ہوئے پس جو شخص اسکو روکتا ہے۔ بڑا ظالم ہے۔ اگر اوسکے دل میں یہ خیال ہے کہ نکاح ثانی کرنا آجکل کے رسمی شرفاء کا کام نہیں تو ایسے خیال سے تو سخت گنہگار رہے۔ اور اگر یہ خیال ہے کہ یہ کام فی نفسہٖ قبیح ہے۔ اور ہر زمانہ میں شریفوں کی شان کے مناسب نہیں تو بوجہ اسکے کہ اسکے کلام سے تمام خاندان رسالت کی توہین مترشح ہوتی ہے۔ اسکے کفر کا خطرہ ہے اگر ہوسکے تو اسکے ساتھ میل جول برادرانہ اور دوستانہ ترک کردیا جائے بشرطیکہ اسی ترک سے اوسکے راہ راست پر آنے کا گمان غالب ہو نہیں تو سمجھاتے رہیں۔

ج نمبر ۲۶۶ - قرآن شریف اَلنَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَقُّ أَن يُرْضُوهُ سب سے زیادہ حق خدا اور رسول کا ہے کہ اونکو راضی کیا جائے۔ خدا کو تو اسلئے کہ وہ مالک حقیقی ہے۔ رسول کو اسلئے کہ وہ معلم حقیقی ہے اور مالک حقیقی کے پیغام ہم تک پہنچانیوالا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے لاطاعة لمخلوق في معصية الخالق۔ یعنے کسی مخلوق کی تابعداری درست نہیں جسمیں خالق کی بے فرمانی ہو۔ نکاح ثانی کا جواب اوپر آچکا۔

ج نمبر ۲۶۷ - نکاح ثانی کرنا خدا کا حکم ہے۔ اَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنكُمْ یعنے بیوگان کی شادی کردیا کرو۔ حدیث شریف میں حضرت علی کو آنحضرت نے وصیت فرمائی کہ اے علی تین کاموں میں دیر نہ کیا کر نماز میں جنازہ میں والايم اذا وجدت لها كفوا یعنے بیوہ کا جب جوڑ ملے تو فوراً نکاح کردیا کر اوسکو برا جاننے والوں کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

س نمبر ۲۶۸ - ایک لڑکا ہے۔ اور عمر اوسکی قریب پندرہ سولہ برس کی ہے۔ اور وہ لڑکا ابھی کم عقل ہے۔ اور اگر اوس کو اوسکے سسرال والے اوسکی بیوی کیطرف سے بہکائے اور اس کی بہت سی برائی کریں اور کہیں کہ تو اوس کو طلاق دیدے اور وہ لڑکا انکے بہکانے میں آکر اس امر پر راضی ہوجائے اور طلاق دیدے مگر وہ لڑکا اپنی زبان سے اسی محفل میں یہ کہے کہ میںنے اپنی بیوی کو طلاق دی تو اب اس حالت میں طلاق ہوئی یا نہ ہوئی اور اوسکو یہ بھی نہ معلوم ہو کہ میری بیوی اس امر پر راضی ہے یا نہیں۔ اور اوسکی بیوی کی عمر قریب تیرہ چودہ برس کے ہو۔ اسکا جواب مفصل دیجیے۔

(قمرالدین ہیڈ ماسٹر از چھاونی مہو)

ج نمبر ۲۶۸ - پندرہ سولہ برس کا لڑکا چونکہ شرعاً بالغ ہے۔ اسلیئے اوسکی طلاق ہوجائیگی یہ عذر ٹھیک نہیں کہ اوسکو بہکایا گیا ہے۔ اوسی مجلس میں طلاق دے یا دوسری میں دے غرض جب دیگا۔ ہو جائیگی۔ منکوحہ راضی ہو یا نہو۔

س نمبر ۲۶۹ - زمین قاضی انعام کے نسبت زید مدعی ہے۔ کہ اوسکا پٹہ یعنے سند انگریزی والدین مرحومین نے میرے نام منتقل کروادیا ہے چونکہ امور قضا میرے سپرد ہیں تو میں ہی اکیلا اوسکی آمد کا مستحق ہوں یہ زمین از قبیل وقف ہے۔ نہ تو فروخت ہوسکتی ہے نہ تقسیم۔ میرے بھائی جو اوسکی آمد کو رد کردیتے ہیں اور از قسم متروکہ سمجھکر ترکہ مانگتی ہیں اور پانچ حصہ ایک گز لیکر دو حصہ زمین پنجبر رکھی ہیں سو یہ انکا ظلم ہے۔ علماء دین خاصکر اہلحدیث پر حق ہے۔ کہ یہ سوال اپنے اخبار میں معہ جواب باصواب مفصل بدلائل شرعیہ بیان فرماکر بحکم حدیث شریف انصر اخاك ظالما او مظلوما حق کو باطل سے جدا کردیں تو ثواب و نیک نامی دارین پاتے رہیں۔

(محمد عبدالرحیم از کرنول)

ج نمبر ۲۶۹ - زمین مذکورہ کے وقف کی شرائط معلوم ہونے ضروری ہیں۔ اگر وہ اس شرط سے وقف ہے۔ کہ جو کوئی یہ خدمت قضا وغیرہ کو کرے وہ اسکی آمدنی حاصل کرے تو خیر زید کا دعویٰ صحیح ہے اور اوسیکا حق ہے۔ اور اگر یہ شرط نہیں بلکہ سب بھائیوں کیلئے ہے۔ صراحتہً یا کسی بات کی بھی تصریح نہیں تو سب بھائی شریک ہونگے غرض جبتک شرائط وقف کے خلاف نہ ہوں عمل کیا جائیگا۔

انتخاب الاخبار

لاہور کا مجوزہ اندھوں کا مدرسہ ستمبر سے جاری ہو جائیگا۔

ایران میں فارِ اعظم کی مخالفت ترقی کر رہی ہے۔ شاہ معظم بیمار ہیں اور خاموشی سے شورش انگیزیوں کا نظارہ کر رہے ہیں۔

ایک طرف تو ایران کی نسبت سینکڑوں بدنظمیوں اور بدامنیوں کی خبریں آ رہی ہیں اور دوسری طرف مصری اخبارات راوی ہیں۔ کہ ایران میں ترقی کا نیا دور شروع ہو گیا ہے العالم الاسلامی لکھتا ہے کہ ایران کے تمام اہل علم اور تاجروں نے شاہ معظم کی خدمت میں درخواست کی ہے۔ وہ جنگی تعلیم کے حاصل کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ ان کی خواہش یہ ہے کہ انکے لئے فنون حربیہ کی تعلیم کا خاص طور پر انتظام کیا جائے۔ اور تحصیل کے بعد وطن کی خدمت کریں۔

سلطان المعظم کا ارادہ ہے کہ شام میں آلات حربیہ کا ایک وسیع کارخانہ قائم کریں جس میں نئی وضع کے آلات تیار ہو سکیں۔

یکم اگست سے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی اغراض کی اشاعت اور اسکے لئے چندہ جمع کرنے کیواسطے ڈیپوٹیشن گشت کرینگے۔

امرتسر لاہور میں ابھی تک بارش کی بہت کمی ہے۔

کہتے ہیں کہ ایسٹ انڈین ریلوے پنجاب میل کے ساتھ بہت جلد وہ گاڑیاں بھی چلانے والی ہے جس میں مسافروں کی خوراک کا سامان تیار رہا کریگا۔ اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ گاڑی بہت کم سٹیشنوں پر ٹھیرا کریگی۔

ہفتہ مختتمہ ۲۱ جولائی میں کل ہندوستان کے درمیان اموات طاعون ۹۲۰ ہوئیں جنمیں سے ۲۰۰ بمبئی احاطہ میں ۵۶ ریاست میسور میں۔ ۲۸ پنجاب میں۔ ۱۲ صوبجات متحدہ میں ۱۴ بنگالہ میں ۴۸۰۔ اموات وارد ہوئیں۔ مگر یہ تعداد چندہ یوم کی ہے۔

زار روس نے اپنا نو پارلیمنٹ موسوم بہ ڈوما موقوف کر دیا ہے۔

کاسکول نے اڈیپہ میں اٹ شروع کر دی۔ یہودیوں کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ (اب ایسے کیوں منہ میں گھنگنیاں لیکر خاموش ہے)۔

ایک معزز مرشد لیڈی پوناسے بمبئی کو سیکنڈ کلاس گاڑی میں سفر کر رہی تھی ایک یوریپین نے اسکی عزت بگاڑنے کی کوشش کی مگر منہ کی کھائی۔ اب عدالت میں معافی مانگی اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا اس کے علاوہ ہوئی۔

مرشد آباد میں ایک سادھو نے ایک عورت کا بھوت اتارنے کے بہانے سے اس کے کپڑوں کو آگ لگا دی جس سے وہ جلکر مرگئی۔ (مناسب ہے)

مدراس ریلوے کے اسٹیشن کڈور کے تصادم ریلوے کے مقدمہ میں مجسٹریٹ نے گارڈ برڈلی کو ۳ ماہ قید اور اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کو دس ہفتہ قید با مشقت کی سزا دی۔

ریلوے بورڈ نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کی اول درجہ کی بوگی گاڑیوں میں برقی پنکھے لگانے کی تجویز منظور کر لی۔

طہران میں بڑی ابتری پھیل رہی ہے۔ شاہ ایران نے پبلک کے مطالبہ سے مجبور ہو کر اپنے وزیر اعظم کو موقوف کر دیا۔ اور مشیر الدولہ کو وزیر اعظم مقرر کیا۔ طہران کے تمام بازار بند اور کاروبار بالکل رُکے ہوئے ہیں۔

جاپان کا خوف تمام یوروپین سلطنتوں پر بیٹھ گیا ہے۔ شہنشاہ جرمنی نے ایک فرنچ ڈپٹی ایم منیر سے گفتگو کے دوران میں کہا کہ جاپان کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے اب ایک دن ایسا آنیوالا ہے کہ یوروپین سلطنتوں کے اتفاق میں جاپانی امپائر بھی ضرور دخل دیا کریں گے۔

طفلس سے خبریں آئی ہیں کہ روسی علاقہ میں آرمینوں اور تاتاریوں میں ایک ہفتہ تک باقاعدہ لڑائی ہوئی۔ تاتاریوں نے درہ عسکران پر حملہ کیا۔ لیکن آرمینوں نے انکو پسپا کر دیا اس درہ کے آس پاس کے دیہات میں سخت خونریزی اور قتل عام ہوا۔ پانچ دن کی آتشباری کے بعد قصبہ شوشہ جل اٹھا۔

روس کی خوفناک حالت میں ابتک کچھ تبدیلی نہیں ہوئی عام میں بغاوت اور انقلاب پسندی کے خیالات زوروں پر ہیں فوجیں باغی ہو رہی ہیں۔ روسی حکام سنگین و تلوار بندوق بغاوت کے دبانے میں بیحد مصروف ہیں۔ نتیجہ کچھ نہیں نکلتا۔

برٹش گورنمنٹ نے اس بات کا فیصلہ کر دیا ہے کہ آئندہ سے مصر میں ۵۰۰۰ گورہ فوج دائمی رکھی جائیگی۔ مسٹر ہالڈین وزیر جنگ نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ کولڈ سٹریم گارڈز کی تیسری بٹالین ۱۰ ستمبر آئندہ کو انگلستان سے مصر روانہ کی جائیگی۔ (عجیب انقلاب ہے)

میونسپلٹی پشاور میں ۲۶ ہزار روپے کے ضمن میں ایک انگریز سکٹ ٹی اور ایک کلرک معطل ہے۔

امیر صاحب کابل کی تشریف آوری کے موقع پر شمالی ہند میں ایک بہت بڑی جنگی نمائش کی جائیگی۔

برہما میں بمقام تھانڈا انگ شدت بارش سے زمین شق ہو گئی ہے۔ اس لئے ڈاک اور مسافروں کی آمد و رفت رک گئی ہے۔

۲۱ جولائی کو ۴ بجے دن کے دریائے توی میں ایک کشتی ۲۳۰ مرد و عورتوں سے بھری ہوئی غرق ہو گئی

مولوی محمد علی واعظ کا بیٹا بری ہو گیا۔

[illegible]

ahmadimuslim.de

قابل قدر کتابیں

تفسیر ثنائی اردو | پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے۔ ہندوستان کے مختلف حصوں میں مقبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے بنہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ کے الفاظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات عقلیہ و نقلیہ دیئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہے۔ ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ جنہیں سے سردست چار جلدیں تیار ہیں۔

جلد اول ۔ سورہ فاتحہ و بقرہ قیمت ۱۲ع

" دوم ۔ آل عمران و نساء قیمت ۱۲ع

" سوم ۔ مائدہ انعام اعراف " ۱۲ع

" چہارم ۔ انفال تا سورہ نحل ۱۴ پارہ " ۱۲ع

تقابل ثلاثہ | توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ جسمیں تینوں کتابوں کی اصلی عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کی گئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انفصال فیصلہ ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ (قیمت ۱۰)

دلیل الفرقان | بجواب اہل القرآن مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب۔ قابل دید رسالہ ہے۔ قیمت ۲

تنقیدی بھوگ کان اور نیوگ | آریوں کی تردید میں یہ مختصر سا رسالہ نہایت کارآمد ہے قیمت ار

آیات متشابہات ۔ مع مکمل تفسیر آیات متشابہات کی صحیح تحقیق ۳ر

تہذیب ۔ مہذبوں کے فرائض واضح طور پر بتلائے گئے ہیں ار

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

مفصل ذیل مال

ہمارے کارخانہ سے نہایت عمدہ و ارزاں مل سکتا ہے اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کی جاتی ہے۔ اور مال وقت پر بھیجا جاتا ہے

مختصر فہرست مال

لونگی سادہ ۱۲ سے ۱۰ تک فی عدد

" زمین ۱۲ " ۱۰ " "

" اوڑھنی کی ۱۲ " ۱۰ " "

ازاربند سوتی ۲ ر " ۱۲ " "

" ریشمی ۱۲ " " " "

تہبان گبرون بارک موٹا للعہ " ۱۲ "

جوتہ ختنی ورانہ ۱۰ " للعہ " "

" زمین ہوشیارپوری چار " ۱۰ "

جراب دستانہ سوتی ۱۲ ست فی درجن

رومال سوتی ۱۲ " ۱۲ " "

فوجی زین خاکی رنگ پختہ تاگز " ۱۲ "

لحاف قسری سادہ ۱۲ " ۱۲ " "

" خاکی ۱۲ " ۱۲ "

رنگین لوئی ۱۰ گز طول ۲ گز عرض ۱۲ سے

" چھوٹی دو تہی ۱۲ " ۱۰ "

دری پرانیشنگ ۱۲ " ۱۰ "

" فرشی فرمائش آنے پر تیار ہو سکتی ہے۔

کاڑہ سادہ ۲۵ ر سے ۹ ر تک فی عدد

" زمین ۱۲ " ۱۲ " "

رومال ریشمی ۸ ر " ۱۰ " "

کمبل دیسی ۱۲ " ۱۲ " "

لوئی سفید ۱۲ " ۱۲ " "

پٹی دیسی اونی ۱۲ " ۱۴ " فی گز

" پشمینہ ۱۲ " ۱۲ " "

جراب دستانہ اونی ۸ ر " ۱۲ " "

پٹی سیج ۱۲ " ۱۲ " "

" بڑھیا ۱۲ " ۸ ر " "

کمبل فوجی ۱۲ " ۱۲ " "

چادر پشمینہ عمدہ " ۱۲ " "

بنیان پاجامہ اونی ۱۲ " ۱۲ " "

" سوتی ۱۲ " ۱۲ " "

پٹی پیرا گولنڈ تہبان ۸ ر سے ۱۰ فی گز

باقی فہرست منگوا کر دیکھو۔

علاوہ اسکے ہر قسم کا مال فوجی و جراب بنگلیاں کرسیند مشیل زین بٹن جالی سوتی وزمین پیچ اونی دسنہری و روپہری وغیرہ وغیرہ نسبت دیگر سوداگروں کے ہمارے کارخانہ سے ارزاں ملیگا ایکبار بطور آزمائش کے تھوڑا سا منگا کر ملاحظہ فرما دیں پھر خود بخود کارخانہ کی سچائی اور مال کی عمدگی معلوم ہو جائیگی۔

نوٹ | سوداگروں کو خاص رعایت سے مال بھیجا جاتا ہے۔ عام خریداروں کو بذریعہ وی پی یا نقد روپیہ آنے پر ارسال کیا جائیگا۔ اور خرچ پارسل وغیرہ بذمہ خریدار ہوگا۔

شیخ غوث محمد اینڈ کمپنی سول و ملٹری کنٹریکٹرز لودیانہ

مطبع اہلحدیث امرتسر میں حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مالک مطبع چھپکر شائع ہوا

ahmadimuslim.de